احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جہاد فی سبیل اللہ

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنگ کرنے والے دو قسم طرح کے ہوتے ہیں- ایک وہ جو خدا کی رضا چاہتا ہے- امام کی اطاعت کرتا ہے اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور اپنے ساتھی کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور فتنہ و فساد سے بچا رہتا ہے- ایسے شخص کا سونا اور جاگنا سب کا سب باعث اجر ہے-

دوسرا وہ شخص جو فخر اور نام و نمود کیلئے لڑتا ہے- ریاکاری کرتا ہے امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے- ایسا شخص کچھ بھی اجر حاصل نہ کر پائے گا-

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فیمن یغزو ویلتمس الدنیا حدیث نمبر 2154)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے- پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں- اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو- تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں- اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کرکے خدا خوش ہوگا- لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا- اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا- اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے- تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں- اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے- پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو- اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے- خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ- اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے- کینہ وری سے پرہیز کرو- اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ- ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو- نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ-

(الوصیت - روحانی خزائن جلد 20 ص 308)

آپ کی صحت کا صدقہ

✿ نادار اور مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے ذریعہ سے آپ جہاں دکھی انسانیت کی خدمت کرکے ثواب حاصل کر سکتے ہیں وہاں آپ اس کار خیر کی بدولت اپنی صحت کی پیشگی حفاظت اور اس کیلئے صدقہ کا موقع بھی پیدا کر رہے ہونگے-

فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مستحق اور نادار مریضان مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں- مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں اضافے سے یہ سلسلہ سب کیلئے جاری رکھنا ممکن نہیں رہا- آپ کے عطیات سے نادار مریض مفت علاج کی سہولت حاصل کر کے آپ کیلئے دعاگو ہونگے- دل کھول کر اس مد میں عطیات ارسال فرمائیں' اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت ڈالے- آمین

(ناظر امور عامہ)

خوشی کے مواقع پر نرسری کی سہولیات

✿ گلشن احمد نرسری میں گلاب خوبصورت رنگوں میں دستیاب ہے- شادی وغیرہ کے موقع پر ہار گلاب' گجرے' زیور سیٹ' گلاب کی پتی' گلدستے اور بوکے وغیرہ بازار سے بارعایت موجود ہیں- نیز کار اور کمرہ اور سٹیج کی سجاوٹ کے لئے رابطہ فرمائیں-

(گلشن احمد نرسری ربوہ فون 213306-215206)

گائنی رجسٹرار کی آسامی

✿ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی خالی ہے- ایسی خواتین جو ایم بی بی ایس ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتی ہوں اپنی درخواستیں مع اسناد اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ بنام ایڈمنسٹریٹر ارسال کریں-

- گائنی میں تجربہ کو فوقیت دی جائے گی-
- کم از کم ہاؤس جاب چھ ماہ کا کیا ہوا ہو-

درخواستیں امیر صاحب حلقہ / صدر صاحب محلہ کی سفارش سے آنی چاہیں ان کو گریڈ 4565-310-8285 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار گرانی الاؤنس -/1000 روپے ماہوار اور N.P.A مبلغ -/500 روپے ماہوار ملے گا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 نومبر 2002ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ''نوشیروان احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عزیز احمد صاحب بھٹی مینیجر ناصر آباد اسٹیٹ سندھ کا پوتا اور مکرم داؤد احمد صاحب آف 297 ج۔ب گوجرہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین''۔

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم تحسین احمد عاطف صاحب ابن مکرم ڈاکٹر ناصر احمد ساجد صاحب آف امیر پارک ضلع گوجرانوالہ کو 31 دسمبر 2002ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عاقب احمد عطا فرمایا ہے۔ جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم رفیق احمد صاحب آف بزرگوال ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور نافع الناس وجود بنائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید 93/12L ضلع ساہیوال کو مورخہ 3 دسمبر 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام ''فرحان احمد'' عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ریاض احمد باجوہ صاحب چک نمبر 63/D.B یزمان ضلع بہاولپور کا پوتا اور مکرم چوہدری اقبال احمد باجوہ صاحب چک نمبر 312 ج۔ب کتھووالی گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم طاہر لطیف علوی صاحب ابن مکرم عبداللطیف علوی صاحب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نواب شاہ کا نکاح مورخہ 22 دسمبر 2002ء کو مکرم محمود احمد صاحب خالد مربی سلسلہ نے چک نمبر 6/11-L ضلع ساہیوال میں مکرمہ فائزہ رحمٰن بنت مکرم بشارت الرحمٰن صاحب سے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم طاہر لطیف علوی صاحب مکرم چوہدری غلام نبی علوی صاحب سندھ کے پوتے اور مکرمہ فائزہ رحمٰن صاحبہ چوہدری پیر محمد جٹ سراء کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح فریقین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مظہر سلطان صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ محمد انیس طاہر صاحب)

مکرم مظہر سلطان صاحب ساکن مکان نمبر 11/7 دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ محمد انیس طاہر صاحب ابن مکرم شیخ برکت اللہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ قطعہ نمبر 11/7 دارالیمن ربوہ (کل رقبہ ایک کنال) میں سے ان کے نام 13 مرلے 90 فٹ رقبہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میری والدہ محترمہ سلطانہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ سلطانہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم مظہر سلطان صاحب (بیٹا)
(3) مکرم اطہر سلطان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب)

مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب ساکن نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ابن حاجی اللہ بخش صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 189-7 امانت تحریک جدید میں اس وقت مبلغ 91,956 روپے بیلنس موجود ہے۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ مبارکہ اعجاز صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ شاہدہ اکرم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف کراچی نے CSS پریپریٹری (Preparatory) کورس کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم یکم فروری تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان

بر وفات محترم سید میر مسعود احمد صاحب

محترم سید میر مسعود احمد صاحب نگران متخصصین مورخہ 23 دسمبر 2002ء بروز سوموار 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب کے منجھلے صاحبزادے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے داماد تھے۔ آپ نے اپنی زندگی سلسلہ کیلئے وقف کی تھی۔ دینی اور دنیوی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو ڈنمارک اور سوئٹزرلینڈ میں قریباً پندرہ سال خدمت دین کا موقعہ ملا۔ اس کے علاوہ مرکز میں وکیل الدیوان، سیکرٹری مجلس تحریک جدید، ممبر مجلس کارپرداز، وکیل صد سالہ جشن تشکر اور نگران متخصصین کی حیثیت سے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر سالہا سال مختلف شعبوں میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ کا مطالعہ متنوع اور وسیع تھا۔ سلسلہ کی تاریخ کے ہر پہلو پر آپ کی گہری نظر تھی۔ آخری چند سالوں میں آپ کو افغانستان کے ابتدائی احمدیوں خاص طور پر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب کی سیرت وسوانح مرتب کرنے کا موقع ملا۔

ہم جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود خاص طور پر بیگم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم آپ کے چاروں صاحبزادگان محترم جناب سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ اور بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر عطاء کرے۔ آمین

(صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

شعبہ فارمیسی یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے سیلف سپورٹنگ ایوننگ پروگرام کے تحت B.Pharm (بی فارمیسی) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 8 فروری تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 5 فروری۔

فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے نوٹیفکیشن کے مطابق F2/2/2002CE مقابلہ کا امتحان 27 جنوری سے شروع ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے 5 جنوری تک وصول کئے جائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ شاہ رکن عالم ملتان تحریر کرتے ہیں کہ محترم میجر ریٹائرڈ منور احمد صاحب امیر ضلع ملتان کی خوشدامن محترمہ نسیم بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر نواب دین صاحب مرحوم بعمر 88 سال مورخہ 25 دسمبر 2002ء کو ملتان میں وفات پا گئی ہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم جمال الدین صاحب اور بیٹی (محترم امیر صاحب ضلع ملتان کی اہلیہ) یادگار چھوڑے ہیں۔ اسی روز میت ملتان سے ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز عشاء بیت المبارک میں نماز جنازہ محترم چوہدری محمود احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم ملک خالد ظفر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

وکالت وقف نو کے تحت انگریزی کلاس

وکالت وقف نو تحریک جدید کے تحت مورخہ 20 جولائی تا 20 دسمبر 2002ء ابتدائی بول چال کی دوسری انگریزی کلاس وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ بیت الاظہار میں منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں 25 طلباء و طالبات نے انگریزی کورس مکمل کیا۔ مورخہ 23 دسمبر 2002ء کو شام 4 بجے بیت الاظہار میں اس کلاس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نائب وکیل وقف نو تھے۔ تلاوت کے بعد اس کلاس کے استاد مکرم فخر الحق شمس صاحب نے رپورٹ میں بتایا کہ انگریزی زبان کی کلاس میں طلباء کو ابتدائی انگریزی بول چال سکھانے کے لئے مختلف موضوعات پر مشتمل 40 ڈائیلاگز اور دیگر اہم معلومات دی گئیں۔ آخر پر انگریزی زبان میں بعض مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کئے اور بعض نصائح کیں۔ دعا کے بعد مدعوئین کو چائے پیش کی گئی۔ (وکالت وقف نو)

ولادت

مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب ناصر آباد شیخوپورہ حال دارالعلوم جنوبی ربوہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 3 دسمبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام ''امۃ الاعلیٰ'' عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ناصر آباد شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر قاسم علی صاحب دارالعلوم جنوبی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین دنیا کی حسنات سے نوازے اور بچی خادم دین بنادے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین

دہلی میں حضرت مسیح موعود کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہی ایمان لے آئے

حضرت حکیم عبدالصمد صاحب دہلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی سیرت وسوانح

آپ صاحب کشف و رؤیا' دعاگو بزرگ اور حاذق طبیب تھے

مبارکہ مسعود صاحبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار فرمایا کہ لوگ اپنے بزرگوں کے قبول احمدیت اور زندگی کے حالات قلمبند کریں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی اور میں نے جن واقعات کو اپنے ابا جان اور چچا حکیم عبدالقدوس صاحب سے سنا مختصراً تحریر کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

والد محترم کا نام تھا حکیم محمد عبدالصمد ولد حکیم محمد عبدالغنی صاحب ولد حکیم محمد بلاقی مہتمم شاہی دواخانہ قلعہ دہلی- آپ دہلی میں پیدا ہوئے- مسلک اہل حدیث تھا- ابتدائی تعلیم گھر پر اور بعد میں کئی مدارس اور کئی علماء کرام سے حاصل کی- تعلیمی اغراض کی وجہ سے بیشتر وقت مدارس اور بیوت الذکر میں گزارتے تھے-

ایک دن تفسیر جلالین پڑھتے پڑھتے رات کے دو بج گئے- دادا جان کی آنکھ کھل گئی انہوں نے جاگنے کا سبب پوچھا تو ابا جان نے کہا جلالین میں اس آیت "یٰعیسیٰ انی متوفیک" کا مطلب سمجھ میں نہیں آ رہا ہے- دادا جان نے کہا میاں استاد کس لئے ہوتا ہے صبح مدرسہ جاؤ گے تو مولوی صاحب سے دریافت کر لینا- صبح کو مولوی صاحب سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگے میاں شروع سے لے کر آج تک سب کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں تم اس بحث میں مت پڑو اور آگے پڑھو- ابا جان نے کہا جب تک یہ میری سمجھ میں نہیں آئے گا آگے کس طرح پڑھ سکتا ہوں- مولوی صاحب نے دادا جان سے شکایت کی کہ عبدالصمد پڑھتا نہیں ہے-

دادا جان نے کہا ویسے تو یہ شاگرد اور استاد کا معاملہ ہے- مگر پھر بھی آپ اسکے سوالوں کا جواب دیں- ان مولوی صاحب سے مسئلہ حل نہ ہوا- پھر ابا جان اپنے دوسرے استاد مولوی محمد اسحاق متقی کے پاس گئے انہوں نے بھی پہلے استاد والا جواب دیا غصہ میں آ کر کہنے لگے ایک تم ہو اور دوسرا مرزا ہے جس کو اسی قسم کا جنون ہے- یہ سن کر ابا جان کو کچھ تقویت ہوئی کہ کوئی اور بھی ہے مگر تسلی نہ ہوئی اور آخر وہ اپنے ایک اور استاد مولوی عبدالوہاب کے پاس گئے اور سوال دہرایا مولوی صاحب نے کہا میاں اب تو مہدویت کا ایک دعویدار بھی پیدا ہو گیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں اور میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا سب کو انتظار ہے- اس کا نام مرزا غلام احمد ہے- یہ سن کر ابا جان کا اشتیاق بڑھ گیا اور قرآن اور حدیث پڑھنے میں لذت اور سکون آنے لگا-

واقعہ بیعت

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود دہلی تشریف لائے آپ خالی جگہ دیکھ کر آگے بڑھے اور جیسے ہی نظر حضرت مرزا صاحب کے چہرے پر پڑی تو سارے جسم پر لرزہ سا طاری ہو گیا اور آپ کے دل نے کہا یہ شکل جھوٹوں کی نہیں اور اسی وقت ایمان لے آئے- جب آپ نے بیعت کی تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا" کہو میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اس وقت ایک لمحے کے لئے ابا جان کے دل بہت شدت سے دھڑک رہا تھا پھر سوچ کر کہا جی ہاں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا- آپ نے اس عہد کو آخری دم تک نبھایا-

مخالفت کا دور اور نصرت الٰہی

بیعت کرنے کے بعد مخالفت کا طوفان کھڑا ہو گیا والدین نے بات کرنا بند کر دی- آپ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی پرچہ لکھ کر میز پر رکھ دیتے تھے طالب علمی کا زمانہ تھا- ایک پرانی خادمہ تھی کھانے وغیرہ کا خیال وہ رکھتی تھی- اگر کھانا رکھا ہوا مل جاتا تو کھا لیتے تھے ورنہ تھوڑی سی چنے کی دال بھگو دیتے تھے صبح کو کھا لیتے تھے- اور عام مسلمانوں کی مسجد میں چلے جاتے تھے اس طرح آپ نے پورا سال گزارا- اکثر روزہ رکھتے تھے- ایک دن مسجد میں وضو کر رہے تھے آپ نے دیکھا مسجد میں آگ لگ گئی ہے شعلے چھت تک بلند ہو رہے ہیں- آپ نے شور مچا دیا کہ آگ لگ گئی بہت سے لوگ جمع ہوئے اور پوچھا میاں کہاں ہے آگ آپ نے کہا وہ دیکھو اور جلدی پانی ڈالو موذن کا کہنا تھا کہ ایک لحہ کے لئے مجھے بھی آگ نظر آئی اسی مسجد سے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کی مخالفت شروع ہوئی تھی دراصل یہ آگ کشفی رنگ میں دکھائی گئی جو کہ احمدیت کی مخالفت کی آگ تھی-

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کو کئی بار زہر دیا گیا- آپ کے رشتہ داروں نے آپ کی دعوت کی اور میٹھے میں زہر ملا دیا- جب ابا جان کھانے کے لئے بیٹھے تو آواز آئی مت کھاؤ لیکن گھر والے بار بار اصرار کرتے تھے حکیم جی میٹھا لیجئے- اس وقت ایک غیبی اور پرہیبت آواز آتی تھی مت کھاؤ- آپ نے گھر والوں کا دل رکھنے کیلئے ایک چمچ کھا لیا- غیبی آواز بہت غصہ میں تبدیل ہو گئی

"تم کو کتنی دفعہ منع کیا مت کھاؤ مت کھاؤ- آپ اسی وقت گھر آ گئے اور چچا جان کو صرف اتنا بتا سکے کہ مجھے فلاں شیشی سے دوا دینا یہ کہہ کر بے ہوش ہو گئے- چچا جان فوراً سمجھ گئے کہ بھائی کو زہر دیا گیا ہے- اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر بار اپنے فضل سے بچا لیا-

ایک مرتبہ ایک شخص نے آ کر کہا حکیم صاحب جلدی چلیں مریض کی حالت بہت خراب ہے آپ اسی وقت مطب سے اٹھے اور بیمار کو دیکھنے چلے گئے- جیسے ہی دروازے پر پہنچے تو محسوس ہوا کہ اندر نہیں جانا چاہئے- مگر چونکہ حکیم تھے ان کا کام ہی مریض کو دیکھنا تھا اللہ کا نام لے کر گھر میں داخل ہو گئے دیکھتے کیا ہیں دو لمبے تڑنگے آدمی قدموں میں گر گئے گھر میں بالکل اندھیرا کیا ہوا تھا آپ نے کہا روشنی تو کرو لالٹین لاؤ- بھلے آدمی تم کون ہو اور مجھ سے کیا چاہتے ہو- اس پر ان دونوں نے کہا ان لوگوں نے ہمیں لالچ دیا تھا کہ آج حکیم صاحب کا کام تمام کر دو تم کو اتنی رقم دیں گے- لیکن آپ کو دیکھتے ہی ہمارے ہاتھ سے ہتھیار گر گئے اور ہماری حالت غیر ہو گئی- آپ ہمیں معاف کر دیں-

جس جگہ ابا جان اور چچا جان کے گھوڑے باندھے جاتے تھے اس کی چھت گھاس پھونس کی تھی اس میں مخالفین اکثر آگ لگا دیتے تھے لیکن وہ آگ سلگ سلگ کر خود ہی ختم ہو جاتی تھی-

قبولیت دعا

ہمارے رشتہ داروں کے ہاں ایک شادی تھی- خالہ جان نے اپنا ہار میز پر رکھا اور نہانے چلی گئیں- واپس آ کر دیکھا تو ہار غائب تھا- بہت پریشان ہوئیں سب سے پوچھا لیکن جب نہیں ملا تو ابا جان کے پاس گئیں اور کہا بھائی میرا قیمتی ہار گم ہو گیا ہے آپ دعا کریں ابا جان نے دعا کی تو آواز آئی بیٹھک بیٹھک کچھ سمجھ میں نہیں آیا آپ نے پھر دعا کی کہ میرے مولا مجھے صاف صاف بتا دے کہ ہار کہاں ہے تھوڑی دیر بعد پھر آواز آئی نواز نواز ہم اٹھ بیٹھے پھر دونوں لفظوں کو جوڑا اور سوچا کہ نواز کا پلنگ بیٹھک میں ہے وہاں دیکھنا چاہئے پھر ہم ایک عزیز کو لے کر بیٹھک میں گئے نواز کے پلنگ کو کھڑا کیا اور چھڑی زور سے مار کر اس کو جھاڑا تو بالشت بھر کی تھیلی گری اس کو کھول کر دیکھا تو یہ وہی ہار تھا جو گم ہو گیا تھا- آپ نے جو عزیز ساتھ تھے ان کو منع کیا کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا اور صبح کو خالہ جان کو بلا کر وہ ہار دیا اور کہا کہ ایسی جگہ جہاں پر سب لوگ ہوں اپنی چیز کی خود حفاظت کرنی چاہئے- غریب کو امتحان میں نہیں ڈالنا چاہئے-

ایک دفعہ کا واقعہ ابا جان اس طرح بیان کرتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ تھا اور ہم روزہ سے تھے ایک مریض کو دیکھنے کافی دور دوسرے گاؤں جانا پڑا وہاں سے واپسی پر رات ہو گئی اور افطاری نہیں ملی اور دوسرے مریضوں کو دیکھتے دیکھتے رات ہو گئی (کیونکہ مریض ہندو تھے آپ ان کے ہاں کھانا نہیں کھاتے تھے- لیکن جب نماز پڑھتے تو ہندو اس بات کا خیال رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ حکیم جی عبادت کر رہے ہیں کوئی شور نہیں کرے گا)

واپسی پر اٹھ پہر کے روزہ کے بعد آپ کو سخت کمزوری محسوس ہوئی اور آپ لیٹ گئے تو آنکھ لگ گئی لیکن کھانے کی خوشبو محسوس ہوئی آنکھ کھول کر دیکھا تو ایک تھال میں پلاؤ تھا ادھر ادھر جنگل میں دیکھا کوئی شخص موجود نہیں تھا- آپ سمجھ گئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پیٹ بھر کر کھا لیا- وہ تھال درخت پر ٹانگ دیا بعد میں کئی دفعہ ابا جان چا چاجان اور دیگر لوگوں نے دیکھا وہ تھال وہیں تھا-

اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلایا

ایک اور اسی قسم کا واقعہ رمضان کے مہینہ میں پیش آیا- یہ بھی اٹھ پہر کا روزہ تھا- نقاہت کی وجہ سے ابا جان لیٹ گئے اور آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص گرم گرم روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت لایا ہے آپ نے خواب میں کھانا کھایا اور جب آنکھ کھلی تو جسم میں طاقت اور توانائی ایسی ہی تھی گویا کھانا کھایا ہوا ہے اور گھر آ گئے اس پر ہم لوگ ابا جان سے حیرت سے پوچھتے تھے کہ خواب میں کھانے سے بھی پیٹ بھر جاتا ہے اس پر میری چھوٹی بہن مریم صدیقہ نے پوچھا کہ ابا جان دعا کیسے قبول ہوتی ہے- ابا جان نے کہا رزق حلال کھاؤ- دل میں خوف خدا ہو- اللہ تعالیٰ پر توکل پاک صاف رہو اور ہمیشہ سچ بولو-

ابا جان سود خوروں سے جو فیس وغیرہ لیتے تھے وہ گھر میں خرچ نہیں کرتے تھے بلکہ اس رقم کو غرباء پر

تقسیم کر دیتے تھے۔

دہلی سے کراچی ہجرت

تقسیم ہند کے بعد ابا جان خاندان کے 12۔ افراد کے ساتھ لاہور آ گئے جہاں جودھامل بلڈنگ میں ٹھہرایا گیا۔ کچھ دن قیام کیا۔ لاہور میں دل نہیں لگا تو وہاں سے پنڈی چلے گئے۔ لاہور اور پنڈی دونوں جگہ سامان سے بھرے ہوئے مکان دلوائے گئے لیکن ابا جان نے کہا جیسے میرا دل اپنا بھرا گھر چھوڑنے سے دکھا ہے ویسے ہی دوسرے کا دل بھی دکھا ہوگا۔ میں کس طرح کسی کا بھرا گھر لے لوں۔ مجھے صرف خالی مکان اور خالی دوکان چاہئے۔ پنڈی میں بھی دل نہ لگا پھر آپ نے اپنے بڑے بیٹے عبدالواحد کو کہا۔ کراچی کا کرایہ معلوم کرو بھائی جان نے کہا آپ کسی سے پیسے لیتے بھی نہیں تو کرایہ کہاں سے آئے گا۔ ابا جان نے کہا تم معلوم کرو ہم دعا کر رہے ہیں اللہ مالک ہے۔ یہ کہہ کر آپ باہر چلے گئے۔ راستہ میں ایک صاحب ملے اورانہوں نے بڑی معذرت کے ساتھ کچھ رقم پیش کی ابا جان نے انکار کر دیا اور کہا اس وقت آپ بھی پریشان ہیں اور ہم سب کی حالت ایک جیسی ہے اور مجھے تو یاد بھی نہیں کہ آپ نے کب علاج کروایا تھا ان صاحب نے کہا مجھے تو یاد ہے آپ یہ رقم رکھ لیں آپ کی دعا سے میری حالت اچھی ہے اس پر ابا جان نے رقم لے کر جیب میں رکھ لی اور گھر آئے تو بڑی باجی بلقیس جہاں کو دی اور کہا گنو کتنی رقم ہے جب رقم گنی گئی تو کراچی کا پورا کرایہ تھا۔

کراچی میں مطب

ابا جان کراچی اس لئے بھی آنا چاہتے تھے کہ وہاں ہماری بڑی بہن نور جہاں صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب رہتی تھیں اور سنا تھا کہ کراچی کا موسم ایسا ہے کہ سردیوں میں ایک کمبل میں گزارہ ہو جاتا ہے کچھ دن آپا جان کے ہاں رہے پھر ابا جان نے کہا بیٹی کے گھر رہنا مناسب نہیں لہٰذا عبدالواحد صاحب کو کہا کہ مکان اور دوکان تلاش کرو ایک بڑی دوکان جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ بھی تھا مل گئی۔ دوکان میں ابا جان مریضوں کو دیکھتے تھے اور ہم لوگ چھوٹے کمرے میں رہتے تھے رات کو ہم سب مطب میں کرسیاں اوپر نیچے رکھ کر سونے کیلئے جگہ بنا لیتے تھے۔

ایک دن ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میرے باپ کی حالت بہت خراب ہے سب حکیم ڈاکٹر جواب دے چکے ہیں۔ آپ چل کر دیکھ لیں۔ ابا جان گئے تو دیکھا کہ مریض کو چٹائی پر لٹایا ہوا تھا۔ ابا جان نے کہا بھلے آدمی ان کو اوپر لٹاؤ۔ تو اس ہندو نے کہا کہ یہ چند منٹ یا چند گھنٹوں کا مہمان ہے۔ لوگ تو کہتے ہیں کہ ان کو چھوڑ کر دہلی چلے جاؤ۔ مگر میرا دل نہیں مانتا کہ زندہ باپ کو کیسے چھوڑ کر چلا جاؤں۔ ابا جان نے دعا کی اور دوا کی ایک چٹکی اس کے منہ میں ڈال دی تھوڑی دیر بعد مریض نے آنکھیں کھولیں اور دو دن بعد سفر کے قابل ہو گیا۔ اس ہندو نے کہا اب میں کیا خدمت کروں ابا جان نے کہا ہمیں کچھ نہیں چاہئے۔ اس وقت ہم کو رہنے کے لئے خالی مکان اور مطب کے لئے خالی دوکان چاہئے۔ اس نے کہا دوکان تو میرے پاس نہیں ہے مکان ہے جس کو میں بیچ چکا ہوں مگر خریدار کو پیسے واپس کر کے میں مکان آپ کو دے سکتا ہوں اور وہ مکان اس نے ابا جان کو دے دیا۔

اسی طرح ایک دوسرے مریض کے والد بھی بہت بیمار تھے اور سب حکیم ڈاکٹر جواب دے چکے تھے ابا جان ان کے ساتھ گئے مریض کی نبض دیکھی اور دوا دی مریض ٹھیک ہونے لگا تو ان لوگوں نے حیرت سے کہا یہ تو معجزہ ہے مردہ زندہ ہو گیا۔ انہوں نے فیس دینی چاہی ابا جان نے منع کر دیا اور چل دیئے انہوں نے اصرار کیا کہ پیسے آپ لیتے نہیں اس کے علاوہ ہم آپ کی کیا خدمت کریں تو ابا جان نے کہا مجھے تو صرف ایک خالی دوکان مطب کیلئے چاہئے جہاں بیٹھ کر میں مریضوں کو دیکھ سکوں۔ یہ صاحب دہلی سے آئے تھے اور کئی دوکانیں بنا کر کرایہ پر دی ہوئی تھیں۔ انہوں نے کہا ایک دوکان ابھی ہے وہ آپ بغیر کرایہ کے لے لیں ابا جان نے کہا دوکان کرایہ پر لیں گے معلوم کرنے پر کرایہ 80 روپیہ بتایا۔ اس طرح دوکان بھی مل گئی۔

عجیب اللہ کا معجزہ ہے کہ جہاں مکان ملا تھا اس کے بالکل سامنے سڑک کی دوسری طرف دوکان تھی اور مکان کی بالکونی سے صاف نظر آتی تھی۔

غیبی امداد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکان اور دوکان دے دی تھی انہیں دنوں کی بات ہے کہ گھر میں کھانے کیلئے کچھ نہ تھا یعنی آٹا، دال، چاول وغیرہ۔ ابا جان دعا کر رہے تھے اور ہم سب بچوں کو بھی دعا کے لئے کہہ رہے تھے۔ اور سب مل کر اجتماعی دعا بھی کرتے تھے بلقیس باجی بہت پریشان تھیں کہ باقی سب لوگ تو کچھ نہ کچھ کھا کر گزارہ کر لیں گے مگر مبارکہ کے لئے کیا ہوگا وہ تو شوربہ کھچڑی کے علاوہ کچھ ہضم نہیں کر سکتی اور بہت ہی کمزور ہے۔ باجی نے ابا جان سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو ابا جان نے کہا اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے کچھ نہ کچھ ضرور کریگا۔ اسی دن تقریباً گیارہ بجے کے قریب ایک صاحب گھر پر آئے اور انہوں نے ابا جان کو 500 روپیہ دیئے۔ اپنی تکالیف بتائی اور کہا میرے لئے دوا بنا دیں ایک ہفتہ بعد آ کر لے لوں گا۔ ابا جان نے کہا ہم پہلے پیسے نہیں لیتے۔ جب ایک ہفتہ بعد آپ دوا لینے آئیں گے اس وقت ہم پیسے لے لیں گے۔ مگر اس شخص نے بہت اصرار کے ساتھ کہا آپ رکھ لیں۔ ابا جان نے پیسے رکھ لئے۔ چھوٹے بھائی عبدالباسط اس شخص کے پیچھے گئے کہ اس کا نام اور پتہ تو معلوم کریں مگر وہ غائب ہو گیا۔ بلڈنگ کی عورتیں بچوں کی اسکول سے واپسی کا انتظار کر رہی تھیں۔ ان سے بھی پوچھا انہوں نے کہا ہم تو یہیں کھڑے ہیں۔ نہ کوئی آیا نہ گیا اس پر ابا جان نے کہا یہ فرشتہ تھا اور یہ غیبی امداد تھی۔

قبولیت دعا کے واقعات

میرے بڑے بھائی عبدالواحد صدیقی صاحب کے ہاں اولاد نہیں تھی۔ ڈاکٹر کہتے تھے کہ بغیر اپریشن کے اولاد نہیں ہو سکتی۔ آخر بھابی کے چچا اور چچی نے ان کو ہسپتال میں آپریشن کے لئے داخل کر دیا۔ جس دن آپریشن ہونے والا تھا اس وقت بھائی جان نے ابا جان کو دعا کے لئے کہا کہ میں جا رہا ہوں آپریشن ہونے والا رہے تب ابا جان نے کہا کہ تم کو کتنی دفعہ کہا ہے ہم دعا کر رہے ہیں تم بھی دعا کرو میرے مولا کو اگر اولاد دینی ہے اسی سے دے گا۔ میں چھوٹی جان کے لئے بڑی جان قربان نہیں کر سکتا۔ بھائی جان اسی وقت بھابی کو ہسپتال سے گھر لے آئے اس واقع کے پورے ایک سال بعد لڑکی پیدا ہوئی۔ ابا جان نے سنتے ہی شکر کا سجدہ کیا اور کہا اب انشاء اللہ لڑکا ہوگا اور ایک سال بعد لڑکا ہو گیا یہ دونوں بچے ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں اس لڑکے کی پیدائش کے چند ماہ بعد ابا جان کا انتقال ہو گیا۔

ابا جان نے وفات کے بعد بھی اپنے بچوں کو خواب میں دعائیں بتائی ہیں آپا جان بیگم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ہم دو بہنوں اور باسط بھائی کی طرف سے پریشان رہتی تھیں ایک دن آپا جان نے خواب میں دیکھا کہ ابا جان کہہ رہے ہیں کہ نور جہاں تم کیوں پریشان ہوتی ہو ہم نے تو اپنا سب کام اللہ کے سپرد کر دیا ہے پھر ابا جان نے کہا پڑھو کہ میں اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں...... آپا جان کہتی تھیں کہ ابا جان کے ساتھ یہ دعا اتنی دفعہ پڑھی کہ یاد ہو گئی صبح کو جب آنکھ کھلی تو زبان پر جاری تھی اور آپا جان نے اس کو لکھ لیا۔ پھر یہ خواب مولانا عبدالمالک خانصاحب کو سنایا یہ بہت لمبا خواب تھا اس خواب میں بیٹا ہونے کی بشارت تھی اس وقت ان کی 4 لڑکیاں تھیں اور لڑکیوں کی شادیاں قریش خاندانوں میں ہونے کی بشارت تھی۔ پھر لڑکے کے بعد ایک اور لڑکی کی بشارت تھی جو بہت نیک صفات اور بہت مبارک ہوگی مولوی صاحب نے کہا بہت مبارک خواب ہے اور جو تعبیر انہوں نے دی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اس خواب کے ایک سال بعد لڑکا عبدالباسط ہوا جو ماشاءاللہ صاحب اولاد ہے۔ پھر تین سال بعد لڑکی امۃ الباسط پیدا ہوئی۔

اس وقت بیگ صاحب ریلوے میں ملازم تھے اور ابا جان کے اصرار پر پڑھنا شروع کیا اور وکالت پڑھ رہے تھے کہ ابا جان فوت ہو گئے۔ آپا جان کے خواب کے مطابق چاروں لڑکیوں کی شادی قریش خاندانوں میں ہوئی۔

لڑکی امۃ الباسط جوان ہوئی اس کی شادی ہوئی دو بچے ہوئے۔ اس کے بعد اپنڈکس کا آپریشن ہوا جس کے ٹانکوں میں پیپ پڑ گئی تو آپا جان بہت پریشان تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ ابا جان ایک تیل بناتے تھے اس سے آرام آ جاتا تھا لیکن یہ معلوم نہیں کہ کیسے بناتے تھے تو پھر ابا جان خواب میں آئے اور بتایا کہ پاؤ بھر تیل کو خوب گرم کرو پھر چولہا بند کر کے اس میں دو کھانے کے چمچ رتن جوت ڈالدو پھر چھان کر بوتل میں رکھ لو اس تیل سے لڑکی کا پیپ خشک ہو گیا تجربہ بتاتا ہے کہ اس تیل سے کیسا ہی زخم ہو ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سلسلہ احمدیہ سے محبت

بلقیس باجی کے فوت ہونے کے بعد ابا جان نے مطب جانا چھوڑ دیا تھا اور گھر پر ہی رہتے تھے اور ہر وقت پرانے واقعات سناتے تھے کہ کیسے حضرت مسیح موعود مہمانوں کے پاس جا کر ان کی خبر گیری کرتے تھے۔ جب کوئی آپ سے مل کر واپس جاتا تھا تو آپ اس کو دور تک چھوڑنے جاتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفہ ثانی کی باتیں بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنا۔ خلیفہ ثالث اور خلیفہ رابع کا دور بہت سخت ہوگا۔ بہت مشکلات ہونگی۔ اطاعت امیر پر بہت زور دیتے تھے۔ مربیان سلسلہ اور واقفین زندگی کا احترام اور ہر طرح سے خیال رکھنا سب کا فرض سمجھتے تھے۔

ابا جان اپنے دوستوں کا بہت ذکر کرتے تھے۔ خاص کر حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا درس حدیث یاد کر کے ان پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔

ابا جان خود تو تہجد کیلئے کافی پہلے اٹھتے تھے۔ مگر ہم بچوں کو فجر کی نماز سے آدھ پون گھنٹہ قبل اٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ تم لوگ چاہے ''دو نفل پڑھو یا چار نفل پڑھو مگر مطالب اور معنی سمجھ کر پڑھو اس کے بعد سب مل کر باجماعت فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ اس کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ حدیث اور ملفوظات ہم سے پڑھوا کر سنتے تھے۔ اسی طرح مغرب کی نماز کے بعد کشتی نوح اور دیگر کتب ہم سے پڑھوا کر سنتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا آپ کی دعوت سے ایک بڑی تعداد میں لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ ابا جان کے ایک پڑوسی تحصیل دار اور ان کی اہلیہ احمدی ہوئیں۔ ابا جان کے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد نے بھی بیعت کی۔ چچا جان حکیم عبدالقدوس۔ خالو قمر الدین۔ امی کے ماموں سید الطاف حسین اور ہمارے دادا جان حکیم محمد عبدالغنی نے 98 سال کی عمر میں قادیان میں بیعت کی۔ حضرت حکیم عبدالصمد موصی تھے اور وصیت نمبر 5803 تھا۔ بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ رفقاء میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کی نسل کو آپ کی نیک اور صالح روایات زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اگر بکری کا ایک پایہ بھی بھیج سکتی ہو تو اسے بھیجنا چاہئے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب لا تحقرن جارۃ لجارتہا حدیث نمبر 558)

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں ☆ ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

نظریہ ارتقاء اور ہستی باری تعالیٰ

جب انسان ہر چیز کو عقل کی کسوٹی سے پرکھنا چاہے تو اگرچہ بہت سارے مسائل میں عقل اس کی راہنمائی کرتی ہے لیکن بعض باتیں ایسی عمیق در عمیق ہوتی ہیں کہ عقل ان کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور دلائل کی رو سے ان کو ثابت کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسے معاملات میں بعض شواہد کی روشنی میں ایسے فیصلے کرنا پڑتے ہیں جن کو عقل کی مدد سے نہ سمجھ سکنے کے باوجود انسان کو ان کی صداقت پر حق الیقین ہوتا ہے۔ عقل کے پجاری ایسے لوگوں پر لاکھ ہنسیں۔ انہیں دقیانوسی اور فرضی دنیا کے باسی کہہ کر پکاریں لیکن ان کے ایمان میں ذرا فرق نہیں آتا۔ ایسے ہی لوگ بارگاہ ایزدی میں قبولیت پاتے ہیں کیونکہ وہ ارشاد خداوندی ''وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں'' کی تعمیل کرنے والے ہوتے ہیں۔ سورج کو آسمان پر موجود دیکھ کر اس کا اقرار کرنا کوئی بات نہیں۔ اور نہ ہی اس کا کوئی اجر ہے لیکن مختلف شواہد کی روشنی میں اس وقت اس کی حقیقت کو تسلیم کرنا جب یہ ابھی منصۂ شہود پر نہ ابھرا ہو ایمان کی اصل کسوٹی ہے۔ کسی رسول خدا کو اس وقت قبول کرنا جب تمام دنیا اس کے نور سے جگمگا اٹھے اور اس کے ماننے والوں کا غلبہ نظر آنے لگے کس کام کا؟ مزا تو جب ہے کہ اس کی صداقت کو اس وقت شناخت کیا جائے جب اس کو تمام دنیا کی مخالفت کا سامنا ہو اور اس کو ماننے سے انسان کو خود بھی اس مخالفت کی آگ میں جلنا پڑے۔ اور اس راہ میں کسی قسم کی دنیاوی مصلحت کی پرواہ نہ کی جائے۔ یہ کام بہت کٹھن ہے اور بڑے حوصلہ اور پختہ ایمان کو چاہتا ہے لیکن اس کا اجر بھی خدا کے ہاں اسی نسبت سے بہت بڑا ہے۔ بالکل اسی طرح خدا تعالیٰ کی ہستی۔ اس کے ملائکہ۔ بعث بعد از موت اور جنت اور دوزخ۔ یہ سارے امور ایسے ہیں جن کو انسان مشاہدہ کر سکتا ہے اور نہ عقلی دلائل سے کسی کو ان کے حقیقت ہونے کے بارے میں قائل کر سکتا ہے۔ لیکن بعض دیگر شواہد ایسے ہیں جو ان حقائق کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیتے ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں یہی مشاہدہ کافی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی ایک لمبی لائن ہے جو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر مستقبل کے بارے میں پیشگوئیاں کرتے رہے اور کلیۃً انسانی تصرف سے بالا ہونے کے باوجود ان کی پیشگوئیاں ٹھیک اسی طرح پوری ہو جاتی رہیں۔ ان سب انبیاء علیہم السلام کا ایک ہی خدا کی طرف اشارہ کرنا۔ اس سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرنے کے بعد اس کی بتائی ہوئی باتیں پیشگوئی کے رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا اور ان باتوں کا عین اسی طرح پورا ہو جانا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے پر آگ کا گلزار ہو جانا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر پانی کا طوفان آنے سے قبل ان کا کشتی تیار کرنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے سمندر میں سے پار اتر جانے کے بعد فرعون کا لشکر سمیت اسی سمندر میں اترنا اور غرق ہو جانا۔ اور ان سب انبیاء علیہم السلام کا ان معجزات کے لئے ایک ہی خدا کا حوالہ دینا۔ کیا یہ سب شواہد خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے لئے کافی نہیں ہیں؟ بالکل ایسے ہیں جیسے سینکڑوں آدمی لندن سے ہو کر آئیں اور اس شہر کی ایک جیسی تفاصیل بیان کریں تو کیا یہ مشاہدہ لندن کے موجود ہونے کے لئے کافی نہیں؟ کیا ہم اس بنا پر کہ چونکہ ہم نے خود اسے نہیں دیکھا یا عقلاً اس کی موجودگی کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے انکار کر دیں گے؟ کچھ یہی حال ہے ان بڑے بڑے نیچری سائنسدانوں کا جو علم کے سمندر میں بڑی گہرائی تک غوطہ زن ہونے اور ڈاکٹر اور پروفیسر کی ڈگریاں رکھنے کے باوجود صرف اس وجہ سے خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں کہ انہوں نے اسے دیکھا نہیں ہے اور اس کی ہستی کو عقلی دلائل سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ لوگ ڈارون کے نظریہ ارتقا کے حامی ہیں۔

نظریہ ارتقا کیا ہے؟

یہ لوگ کہتے ہیں جس طرح بظاہر مردہ اشیاء میں قوانین قدرت کے تحت خود بخود تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ زمین کے نیچے کی پلیٹوں کی حرکات کے نتیجہ میں پہاڑ بنتے۔ زیر سمندر گہرے نشیب پیدا ہوتے ہیں اور روئے زمین پر فالٹ (میلوں لمبی اور گہری دراڑیں) ظاہر ہوتے ہیں زمین کی اندرونی شدید حرارت آتش فشاں پہاڑوں اور گرم پانی کے چشموں اور فواروں کو جنم دیتی ہے۔ نباتات کے زیر زمین دفن ہو جانے سے پتھر کے کوئلے اور حیوانات کے دفن ہو جانے سے گیس اور تیل کے ذخائر پیدا ہو جاتے ہیں۔ سورج کی تمازت سے گلیشیرز پگھلنے۔ بخارات پیدا ہو کر بادل اور پھر بارش کا روپ دھارنے۔ میٹھے اور نمکین پانی کا باہمی ادل بدل کا چکر۔ آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائڈ کے چکر سے حیوانی اور نباتاتی زندگی کی بقا۔ اوپر خلاؤں میں سورج اور سیاروں کے نظام شمسی۔ ان سے آگے کہکشائیں۔ بلیک ہول سے بگ بینگ Big Bang کا کائنات کے بننے کا عمل۔ اور کائنات کا واپس بلیک ہول میں سما کر ختم ہو جانا اور پھر نئے سرے سے اس عمل کی دوہرائی۔ یہ سب قوانین قدرت کے ناقابل یقین مگر پر لطف نظارے ہیں۔ نظریہ ارتقاء کے حامی کہتے ہیں کہ بالکل اسی طرح زندگی والے جانداروں میں بھی یہی قوانین قدرت کار فرما ہیں جو انہیں ماحول کے تقاضوں کے پیش نظر نئی نئی تبدیلیاں پیدا کرنے پر آمادہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ تبدیلیاں شعوری طور پر نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان کے جینز Genes کے اندر یہ پیغام کندہ ہو جاتا ہے اور روہ آہستہ آہستہ کروڑوں اور اربوں سالوں کے عرصہ میں یہ تبدیلیاں کرتے ہیں۔ اس نظریے کے حامیوں کا کہنا ہے کہ مثلاً ایک پرندہ جو پانی میں مچھلیوں کا شکار کر کے اپنی خوراک حاصل کرتا ہے جو کم گہرے پانی کے لئے لمبی ٹانگوں۔ گہرے دریاؤں اور سمندروں میں تیز نظر۔ غوطہ لگانے اور تیرنے کی صلاحیت اور لمبی اور تیز چونچ کی ضرورت ہے۔ ایسی صلاحیتوں والے پرندے ارتقاء کے تحت رفتہ رفتہ تبدیلی کے عمل کے نتیجہ میں لمبے عرصہ کے بعد معرض وجود میں آئے اور ماحول کے تقاضوں کے تحت ہر جانور میں تبدیلی کا یہ عمل جاری و ساری ہے۔ جنگلوں میں جانوروں کی دوڑنے کی تیز رفتار ان کی بقایا خوراک کے حصول کی خاطر موجود مختلف جانوروں کی مختلف حیرت انگیز صلاحیتیں اسی ارتقائی عمل کا نتیجہ ہیں نظریہ ارتقاء کے مطابق جس جانور کو اپنی بقا کے لئے جس صلاحیت کی ضرورت تھی اس کے جینز نے لمبے عرصے کے ارتقا کے بعد وہ صلاحیت پیدا کر لی تاآنکہ ترقی کرتے کرتے جانور بندر۔ چمپینزی اور گوریلا کی سیڑھی چڑھتا ہوا بالآخر انسان پر منتج ہوا۔

نظریہ ارتقاء اور مذہب

موجودہ زمانہ کے نظریہ ارتقاء کے ایک چمپئن پروفیسر ڈاکنز صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے The Blind Watchmaker یعنی اندھا گھڑی ساز۔ وہ کہتے ہیں کہ گھڑی ایک نہایت پیچیدہ مشین ہے جس میں بہت نازک اور ننھے ننھے پرزے کمال صحت کے ساتھ باہم مربوط انداز میں کام کرتے ہیں۔ اس مشین کو بنانے کے لئے کسی ماہر اور تیز نظر والے ذہین و فہیم کاریگر کی ضرورت ہے۔ جو باقاعدہ منصوبہ بندی سے ہر پرزے کو مناسب شکل میں ڈھال کر اسے اس کی مناسب جگہ پر فٹ کرے۔ لیکن .... (یہاں ان کی عقل پر حیرت ہوتی ہے) قدرت کا تمام نظام۔ ہر جاندار اور بے جان چیز ایک ایسے کاریگر یعنی قانون قدرت) کی تخلیق کردہ ہے جو آنکھوں سے اندھا اور دماغ سے عاری ہے اور اس کے باوجود حیران کن طریقہ سے بہترین رنگ میں بنائی گئی ہے۔ یعنی نظام قدرت کی گھڑی کا بنانے اور چلانے والا کاریگر ایک اندھا گھڑی ساز ہے۔ بجائے ایسے پیچیدہ اور اکمل اور اعلیٰ نظام قدرت کے حقیقی صانع کو تلاش کرنے کی کوشش کے۔ پروفیسر ڈاکنز اور ان کے ہمنوا دہریہ لوگ اس بات پر انگشت بدنداں ہیں کہ ایسا اعلیٰ نظام ایک اندھے گھڑی ساز نے بنا دیا! ان کے نزدیک۔ اس کائنات کو تخلیق کرنے والی کوئی ہستی نہیں ہے۔ نہ ہی یہ کسی منصوبہ یا کسی مقصد کے تحت بنائی گئی ہے۔ پس جوں جوں ماحول کی تبدیلی کے نتیجہ میں نئے نئے تقاضے جنم لیتے رہے۔ جینز اس کے مطابق جسم میں تبدیلیاں کرتے چلے گئے اور زندگی کی مختلف شکلیں نئی نئی صلاحیتیں حاصل کر کے بہتر سے بہتر ہوتی چلی گئیں۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ جینز جو جسم میں تبدیلیاں پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں خود کہاں سے آئے؟ کس نے انہیں کس مواد سے اور کیوں پیدا کیا؟ قوانین قدرت کا ارتقائی عمل تو ان کے مطابق ان چیزوں پر ہی ہوتا ہے جو موجود ہیں اور جن کے اندر جینز ہیں۔ دوسرے لفظوں میں قوانین قدرت خالق نہیں ہیں بلکہ پہلے سے موجود تخلیق پر عمل کرتے ہیں۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ وہ خالق کون ہے جس نے اول اول ان اشیاء کو ان کے جینز سمیت پیدا کیا جن جینز نے بعد ازاں ان میں تبدیلیاں لانے کا کام شروع کیا۔ یہ خالق وہ ہستی ہے جو ان تمام اشیاء سے پہلے موجود تھی اور جس نے ان اشیاء کو تخلیق کیا۔ اور جس کی ہستی کے ناقابل تردید ثبوت کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ ارتقا کے عمل سے انکار نہیں لیکن یہ ارتقا کی صلاحیت بھی اسی خالق نے ان اشیاء کے اندر رکھ دی ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ یوں ارتقا تو خالق حقیقی کی اعلیٰ و ارفع صفت خالقیت کا ایک اور جلوہ ہے نہ کہ اسی صلاحیت کو خالق کہہ کر اصلی خالق کی ہستی سے ہی انکار کر دیا جائے۔ جیسا کہ اعلیٰ درجہ کا کمپیوٹر اپنے اندر پیدا ہونے والی غلطیوں کی خود ہی اصلاح بھی کر دیتا ہے۔ اس سے کمپیوٹر بنانے والے کی ہستی کے انکار کا جواز تو پیدا نہیں ہو جاتا۔ ارتقاء کا عمل اشیاء کی اعلیٰ صلاحیتوں کا مظہر ہے لیکن اس کی ایک حد ہے جس کے اندر اندر ایک ارتقا کا عمل ہو سکتا ہے مثلاً ایک پرندہ ارتقا کے ذریعہ اپنی جسمانی صلاحیتوں میں بہتری پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن بے پروں کے جانور ارتقائی عمل سے پر پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی موجودہ صلاحیتوں کو ہی زیادہ بہتر بنا سکتے ہیں۔

بعض جانوروں کی خصوصیات

ہم جانتے ہیں کہ نر اور مادہ درختوں اور پودوں کے پھولوں کے بیج کے پرندوں اور پروانوں وغیرہ کی مدد سے باہم ملنے سے ان کا عمل تولید کام کرتا ہے۔ اس غرض کے لئے پھول خوش رنگ اور خوشبودار ہوتے ہیں

تاکہ زیادہ سے زیادہ پرندوں اور پروانوں کو اپنی طرف کھینچیں یعنی پودے اپنے پھولوں کو اس رنگ میں ترتیب دیتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنی مخالف جنس تک آسانی سے پہنچ سکیں۔ بعض پودے ہوا کا سہارا لینے کے لئے اپنے پھولوں کو اتنا ہلکا بنا دیتے ہیں کہ وہ پک جانے کے بعد ہوا کے دوش پر اڑتے ہوئے اپنی منزل تک جا پہنچیں جیسے آک کا پودا۔ بعض بیج چٹخنے والے ہوتے ہیں۔ بعض خوش ذائقہ پھلوں میں ہوتے ہیں تاکہ پرندے انہیں کھا کر بیٹ کی صورت میں آگے پہنچا سکیں۔ لیکن ایک پودا ایسا ہے جس کے پھول کے نیچے ایک فٹ لمبی ٹیڑھی ٹیوب ہوتی ہے اور اس ٹیوب کے پیندے میں صرف آدھ انچ تک اس کے بیج ہوتے ہیں۔ اب ان بیجوں تک پہنچنا کسی پرندے کی چونچ یا پروانے کی سونڈ کے لئے ممکن نہیں ہے۔ آخر اس پودے کو کیا سوجھی کہ اس نے ارتقا کا عمل اس طرح کیا کہ اس کے بیج اپنے ہم جنس تک نہ پہنچ پائیں؟ یہ تو سراسر نسل کشی والی بات ہے جو ارتقا کے مقصد کے بالکل برعکس ہے۔ اب اسی علاقہ میں ایک ایسا پروانہ پایا جاتا ہے جس کی بالکل اس پھول سے مشابہہ ٹیڑھی ایک فٹ لمبی سونڈ ہوتی ہے جس سے وہ اس کے بیجوں تک رسائی حاصل کر کے ان پودوں کو بارآور کرتا ہے! یاد رہے کہ ارتقا کے حامیوں کے مطابق ارتقا کا عمل کروڑوں اربوں سال میں مکمل ہوتا ہے۔ تو کیا یہ پروانہ اور یہ پودا ایک دوسرے کو دیکھ کر اتنے لمبے عرصہ تک یہ مخصوص شکل اختیار کرتے رہے؟ یہ سراسر عقل کے خلاف مفروضہ ہے۔ آخر پودے نے ایسی شکل کیوں اختیار کی کہ جس سے اس کی نسل ختم ہو جائے۔ اور پروانے نے ایسی لمبی سونڈ کیوں بنا ڈالی جو سوائے اس خاص پودے کے اور کہیں سے اپنی غذا ہی نہ حاصل کر سکے؟ صاف واضح ہے یہ محض ارتقائی عمل نہیں تھا۔ بلکہ ایک خالق حقیقی کی طرف سے اپنی ایک اور صفت کی جلوہ گری تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ یہ دکھانا چاہتا ہے کہ حقیقی علم کا منبع صرف اسی کے پاس ہے۔ انسانوں کو وہ حسب موقع اور ضرورت اس میں سے صرف اس قدر عطا فرماتا ہے جتنا وہ چاہتا ہے۔ اس کائنات میں بے شمار قوانین قدرت ہیں جن میں سے کچھ کا ادراک انسان کو عطا ہوا ہے اور وہ ان سے بڑے بڑے عجائب دکھا رہا ہے۔ اور بے شمار قوانین قدرت ابھی انسان کی دسترس سے باہر ہیں۔ اسی لئے دنیا کے سب سے بڑے سائنسدان نیوٹن نے کہا تھا کہ میں تو خود کو یوں محسوس کرتا ہوں کہ علم کے سمندر میں سے ہیرے جواہرات کی تلاش کے لئے ساحل پر آیا ہوں لیکن ہنوز ریت پر بکھری سیپیاں ہی چن رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق میں سے پرندے اور جانور جو بظاہر انسان کے مقابل پر فہم و فراست سے عاری ہیں جبلی طور پر ایسے ایسے قوانین قدرت کو اتنی مہارت سے استعمال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ انسان حیرت سے گنگ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی بنائی ہوئی جدید سے جدید اور حساس سے حساس مشینیں ان جانوروں کا پاسنگ بھی نہیں ہیں۔

قدرت کے بعض عجائبات

چمگادڑ اور ڈولفن جدید سے جدید ریڈار کو اپنی آواز اور صدائے بازگشت کو استعمال کرنے کی کارکردگی سے شرما دیتی ہیں۔ چمگادڑ اپنے منہ سے نہایت بلند فریکوئنسی کی آوازیں نکالتی ہے جنہیں انسانی کان نہیں سن سکتے۔ یہ آوازیں جب کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں تو چمگادڑ کو پتہ چل جاتا ہے کہ وہ چیز کیا ہے۔ کتنے سائز کی ہے۔ کس سمت میں کتنی دوری پر ہے۔ اگر وہ اس کا شکار ہے تو وہ اس طرف کو بڑھتی ہے۔ جوں جوں شکار کے قریب آتی ہے اس کی آوازوں کی رفتار تیز ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ دو صد کلک (Click) فی سیکنڈ تک جا پہنچتی ہے جس سے اس کو شکار کی مطلوبہ تفصیل پوری طرح حاصل ہو جاتی ہے۔ چمگادڑ کو یہ علم ہے کہ آوازوں کی رفتار کو صرف قریب آ کر ہی بڑھانا ہے اگر دور سے ان کی رفتار تیز ہو جائے تو جو آواز واپس صدائے بازگشت کی صورت میں آ رہی ہے وہ راستہ میں اپنے بعد جانے والی آواز سے مل کر گڑبڑ پیدا کر دے گی۔ ڈولفن یہی کام سمندر میں پانی کے اندر کرتی ہے۔

الیکٹرک ایل (EEL) ایسی مچھلی ہے جس کے جسم پر بے شمار بجلی پیدا کرنے والے ننھے ننھے ابھار سے ہیں جو ہلکی ہلکی وولٹ میں بجلی پیدا کرتے ہیں۔ چونکہ وہ سیریز (Series) میں بنے ہوئے ہیں اس لئے ان کی ہلکی بجلی سے مچھلی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اگر متوازی (Parallel) شکل میں ہوتے تو خود مچھلی اس بجلی سے مرجاتی۔ دم کے آخر پر سب اعصاب کی بجلی اکٹھی ہو کر 550 سے 650 وولٹ تک ہو جاتی ہے (گھروں میں استعمال ہونے والی بجلی صرف 220 وولٹ کی ہوتی ہے جو کسی بھی انسان کو ایک ہی جھٹکے سے ہلاک کر دینے کے لئے کافی ہے۔ مچھلی کو علم ہے کہ اس نے بجلی کو بچا کر رکھنا ہے اس لئے عام حالات میں وہ اس کو اکٹھا نہیں کرتی بلکہ ہلکی حالت میں رکھتی ہے۔ صرف حسب ضرورت اس کو استعمال کرتی ہے۔ نیز اپنے چاروں طرف موجود الیکٹرک فیلڈ کی بدولت وہ اپنے شکار وغیرہ کا پتہ لگاتی ہے۔ جونہی بجلی کی لہر کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا کر واپس آتی ہے تو اس کا وولٹ میٹر اس کی تبدیلی سے اس چیز کی ماہیت جان لیتا ہے کہ وہ کوئی شکار ہے یا دشمن یا بے جان چیز۔ مچھلی کو پتہ ہے کہ عام مچھلی کی طرح جسم کو بل دے کر تیرنے کی صورت میں اس کی بجلی کی لہروں کی شکل صورت میں گڑبڑ ہو جائے گی۔ اس لئے وہ اپنے جسم کو سیدھا اکڑ کی حالت میں رکھتی ہے اور عام مچھلیوں سے مختلف طریقہ سے تیرتی ہے۔

سانپوں کی بعض اقسام درجہ حرارت کی اتنی خفیف سے خفیف تبدیلی کو محسوس کر لیتی ہیں جو حساس سے حساس آلہ نہیں کر سکتا۔ اس صلاحیت کی مدد سے وہ فاصلہ پر کسی چیز کے اندر چھپے ہوئے شکار کے جسم کے درجہ حرارت سے اس کی موجودگی کو پا لیتے ہیں۔

پلےٹاپس (Platypus) بطخ کی چونچ والا ایک عجیب و غریب سمندری جانور ہے جو بجلی کی لہروں سے اتنا حساس ہے کہ دور فاصلہ پر تیرتی ہوئی مچھلی کی دم کے حرکت کرنے اور کسی پتھر کے نیچے چھپے ہوئے شکار کے سانس لینے سے اس کے گلپھڑوں کی حرکت سے جو خفیف سی بجلی پیدا ہوتی ہے اسے حساس سے حساس آلہ بھی معلوم نہیں کر سکتا یہ اس کو بھی جان لیتا ہے۔ کاکروچ اتنی ہلکی تھرتھراہٹ (Vibration) کو محسوس کر لیتے ہیں جسے کوئی انسان کا بنا ہوا آلہ نہیں جان سکتا۔

الو رات کی تاریکی میں اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اور پتوں کے نیچے چھپے ہوئے شکار کی ہلکی سی سرسراہٹ سے اس کی موجودگی پا کر اسے جا دبوچتا ہے۔

شہد کی مکھی اپنے ناچ سے ملکہ مکھی کو نئی کالونی کی جگہ سے متعلق پوری تفصیل دے دیتی ہے کہ وہ جگہ کس طرف کتنے فاصلہ پر واقع ہے۔ کیا وہ کسی درخت کا کھوکھلا تنا ہے۔ کسی چٹان کی دراڑ یا اردگرد دشمنوں سے محفوظ ہے۔ اس سے کتنے فاصلہ پر پھولوں وغیرہ کا اور پانی کا ذخیرہ موجود ہے اور ملکہ مکھی سب مکھیوں کا باری باری ناچ دیکھنے کے بعد فیصلہ کرتی ہے اور اس طرف کا رخ کرتی ہے جبکہ باقی سب مکھیاں اس کی اطاعت میں اس کے پیچھے اڑتی ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا جانور ریلیو وہیل سمندر کی لہروں سے پیدا ہونے والی سطح سمندر پر موجود الیکٹرک فیلڈ کو اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ گدھ کی آنکھوں میں ٹیلی لینز (Telelense) کی خوبی پائی جاتی ہے جس کی مدد سے وہ دور کی چیزوں کو قریب اور سائز میں بڑا کر کے دیکھ سکتا ہے۔ چنانچہ وہ اڑھائی میل کی بلندی سے کئی میل کے رقبہ میں پڑے ہوئے کسی مردہ جانور کو بآسانی دیکھ لیتا ہے۔

نتیجہ

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چلو وقتی طور پر مان لیتے ہیں کہ گیم آف چانس کے تحت جسمانی ارتقا کرتے کرتے جانوروں میں ماحول کی مطابقت کے لحاظ سے ایسی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں جو ان کی بقا کے لئے ضروری تھیں۔ لیکن جانوروں کے دماغ تو اتنے ترقی یافتہ نہیں ہو گئے کہ پیچیدہ سائنس کے اصولوں کو سمجھ کر انہیں شعوری طور پر استعمال کر سکیں۔ سمندری پرندے Gull کو یہ کس نے سکھایا کہ اگر سخت سیپی یا گھونگھے کو اس کے اندرونی کیڑے کی خوراک کے لئے حاصل کرنے کی غرض سے توڑنا مقصود ہو تو نیومیٹک Pneumatic کے اصول کے تحت بڑی تیز رفتار سے ایک ہی جگہ پر چونچ سے متواتر ضربیں لگانے سے اس میں سوراخ ہو جائے گا۔ ایسے بے شمار واقعات قدرتی زندگی میں ملتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جانوروں کے دماغ میں موہبت کے طور پر ایک صفت ودیعت کر دی گئی ہے جس کے تحت وہ غیر شعوری طور پر حیران کن کام کرتے نظر آتے ہیں شہد کو خدا تعالیٰ نے انسانوں کے لئے شفا کا موجب بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ تمام کیڑے مکوڑوں میں سے صرف شہد کی مکھی ہے جس کا جسم مکمل طور پر جراثیم سے پاک ہے اور مزید یہ کہ وہ اپنے چھتے کے اردگرد پر الپس کی تہ بچھاتی ہے جو جراثیم کش مواد ہے اور ہر دفعہ چھتے میں داخل ہونے سے پہلے اس پر پاؤں رکھ کر انہیں صاف کرتی ہے۔ ان تمام باتوں سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک خالق حقیقی موجود ہے جو اپنی صفات کے مختلف جلوے ظاہر کرنے کے لئے مختلف قوانین قدرت جانوروں کی سرشت میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس کے مطابق کسی خود کار مشین کی طرح کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ آخر ایک ہی قسم کے ماحول میں موجود جانور اور پرندے ایک ہی قسم کی بقا کی ضروریات کی خاطر جب ارتقا پذیر ہوتے ہیں تو وہ ایک جیسے سائنس کے قوانین کیوں استعمال نہیں کرتے؟ ایسا کیوں ہے کہ کوئی جانور آواز کو۔ درجہ حرارت کی کمی کی بیشی کو۔ بجلی کی لہروں کو اور کسی ارتعاش کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کرتا نظر آتا ہے۔ گیم آف چانس کے تحت اگر ایک بندر کو ایک ٹائپ مشین پر بٹھا دیا جائے اور وہ بغیر سوچے سمجھے اس کی کیز Keys پر انگلی سے ضربیں لگانے لگے تو کروڑوں اربوں سال کے اس عمل کے دوران ہو سکتا ہے کہ وہ اتفاقاً شیکسپیئر کے کسی ڈرامے کا کوئی فقرہ ہو بہو ٹائپ کر ڈالے۔ اس 'ہو سکتا ہے' میں امکان کا پہلو کس قدر کمزور ہے۔ پھر اگر ہو بھی جائے۔ تو نتیجہ کس قدر ادنیٰ ہے اور جو وقت درکار ہے وہ کس قدر لمبا ہے۔ آخر ان نیچریوں کو کیا ہو گیا ہے۔ صرف خدا کی ہستی سے انکار کے لئے ایسا بودا نظریہ اختراع کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیوں نہیں مان لیتے کہ اگر کوئی عمارت' مشین' کمپیوٹر بنانے کے لئے کسی اعلیٰ دماغ اور منصوبہ کی ضرورت ہے اور یہ چیزیں گیم آف چانس کے تحت ازل سے ابد تک کے عرصہ میں بھی نہیں بن سکتیں تو پھر کارخانہ قدرت اور زندگی کی مختلف اقسام جو ان اشیاء سے کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ اور پیچیدہ ہیں خود بخود کیسے معرض وجود میں آ سکتی ہیں۔ یقیناً ان کا خالق خدا موجود ہے جو باقاعدہ کسی مقصد اور منصوبہ کے تحت تمام کائنات پیدا فرماتا اور مختلف جانوروں میں مختلف علوم ودیعت کرتا ہے جس سے اس کی خدائی کا اظہار ہوتا ہے۔

سیفٹی ریزر

اگرچہ سیفٹی ریزر دیکھنے میں بہت معمولی سی چیز ہے مگر اس کی ایجاد سے پہلے شیو بنانا کبھی اتنا آرام دہ نہیں تھا جتنا اب ہے۔ کنگ کیمپ جیلٹ نامی ایک امریکی نے 1901ء میں پہلی بار اس شکل کا سیفٹی ریزر ایجاد کیا جیسا آج کل مستعمل ہے۔ وہ 1895ء سے شیو کے لئے ایک ایسا آلہ ایجاد کرنے میں مصروف تھا جو استرے سے زیادہ بہتر اور محفوظ طریقے کے ساتھ انسانی چہرے کے نشیب و فراز پر چل سکے اور اس سے عام آدمی بھی بھرپور فائدہ اٹھا سکے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 نومبر 2002ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ''نوشیروان احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عزیز احمد صاحب بھٹی مینیجر ناصر آباد اسٹیٹ سندھ کا پوتا اور مکرم داؤد احمد صاحب آف 297 ج-ب گوجرہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین''

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم تحسین احمد عاطف صاحب ابن مکرم ڈاکٹر ناصر احمد ساجد صاحب آف امیر پارک ضلع گوجرانوالہ کو 31 دسمبر 2002ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عاقب احمد عطا فرمایا ہے۔ جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم رفیق احمد صاحب آف بزرگوال ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور نافع الناس وجود بنائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید 93/12L ضلع ساہیوال کو مورخہ 3 دسمبر 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام ''فرحان احمد'' عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ریاض احمد باجوہ صاحب چک نمبر 63/D.B یزمان ضلع بہاولپور کا پوتا اور مکرم چوہدری اقبال احمد باجوہ صاحب چک نمبر 312 ج-ب کتھووالی گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم طاہر لطیف علوی صاحب ابن مکرم عبداللطیف علوی صاحب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نواب شاہ کا نکاح مورخہ 22 دسمبر 2002ء کو مکرم محمود احمد صاحب خالد مربی سلسلہ نے چک نمبر 6/11-L ضلع ساہیوال میں مکرمہ فائزہ رحمٰن بنت مکرم بشارت الرحمٰن صاحب سے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم طاہر لطیف علوی صاحب مکرم چوہدری غلام نبی علوی صاحب سندھ کے پوتے اور مکرمہ فائزہ رحمٰن صاحبہ چوہدری پیر محمد جٹ سراء کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح فریقین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مظہر سلطان صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ محمد انیس طاہر صاحب)

مکرم مظہر سلطان صاحب ساکن مکان نمبر 11/7 دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ محمد انیس طاہر صاحب ابن مکرم شیخ برکت اللہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ قطعہ نمبر 11/7 دارالیمن ربوہ (کل رقبہ ایک کنال) میں سے ان کے نام 13 مرلے 90 فٹ رقبہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میری والدہ محترمہ سلطانہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ سلطانہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم مظہر سلطان صاحب (بیٹا)
(3) مکرم اطہر سلطان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب)

مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب ساکن نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ابن حاجی اللہ بخش صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 189-7 امانت تحریک جدید میں اس وقت مبلغ 91,956 روپے بیلنس موجود ہے۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ مبارکہ اعجاز صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ شاہدہ اکرم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف کراچی نے CSS پریپریٹری (Preparatory) کورس کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم یکم فروری تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان

بروفات محترم سید میر مسعود احمد صاحب

محترم سید میر مسعود احمد صاحب نگران متخصصین مورخہ 23 دسمبر 2002ء بروز سوموار 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب کے منجھلے صاحبزادے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے داماد تھے۔ آپ نے اپنی زندگی سلسلہ کیلئے وقف کی تھی۔ دینی اور دنیوی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو ڈنمارک اور سوئٹزرلینڈ میں قریباً پندرہ سال خدمت دین کا موقعہ ملا۔ اس کے علاوہ مرکز میں وکیل الدیوان، سیکرٹری مجلس تحریک جدید، ممبر مجلس کارپرداز، وکیل صد سالہ جشن تشکر اور نگران متخصصین کی حیثیت سے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر سالہا سال مختلف شعبوں میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔
آپ کا مطالعہ متنوع اور وسیع تھا۔ سلسلہ کی تاریخ کے ہر پہلو پر آپ کی گہری نظر تھی۔ آخری چند سالوں میں آپ کو افغانستان کے ابتدائی احمدیوں خاص طور پر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب کی سیرت وسوانح مرتب کرنے کا موقع ملا۔

ہم جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود خاص طور پر بیگم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم آپ کے چاروں صاحبزادگان محترم جناب سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ اور بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر عطاء کرے۔ آمین

(صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

شعبہ فارمیسی یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے سیلف سپورٹنگ ایوننگ پروگرام کے تحت B.Pharm (بی فارمیسی) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 8 فروری تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 5 فروری۔

فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے نوٹیفیکیشن کے مطابق F2/2/2002CE مقابلہ کا امتحان 27 جنوری سے شروع ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے 5 جنوری تک وصول کئے جائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ شاہ رکن عالم ملتان تحریر کرتے ہیں کہ محترم میجر ریٹائرڈ منور احمد صاحب امیر ضلع ملتان کی خوشدامن محترمہ تسنیم بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر نواب دین صاحب مرحوم بعمر 88 سال مورخہ 25 دسمبر 2002ء کو ملتان میں وفات پا گئی ہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم جمال الدین صاحب اور بیٹی (محترم امیر صاحب ضلع ملتان کی اہلیہ) یادگار چھوڑے ہیں۔ اسی روز میت ملتان سے ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز عشاء بیت المبارک میں نماز جنازہ محترم چوہدری محمود احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم ملک خالد ظفر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

وکالت وقف نو کے تحت انگریزی کلاس

وکالت وقف نو تحریک جدید کے تحت مورخہ 20 جولائی تا 20 دسمبر 2002ء ابتدائی بول چال کی دوسری انگریزی کلاس وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ بیت الاظہار میں منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں 25 طلباء و طالبات نے انگریزی کورس مکمل کیا۔ مورخہ 23 دسمبر 2002ء کو شام 4 بجے بیت الاظہار میں اس کلاس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نائب وکیل وقف نو تھے۔ تلاوت کے بعد اس کلاس کے استاد مکرم فخر الحق شمس صاحب نے رپورٹ میں بتایا کہ انگریزی زبان کی کلاس میں طلباء کو ابتدائی انگریزی بول چال سکھانے کے لئے مختلف موضوعات پر مشتمل 40 ڈائیلاگز اور دیگر اہم معلومات دی گئیں۔ آخر پر انگریزی زبان میں بعض مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں انعامات تقسیم کئے اور بعض نصائح کیں۔ دعا کے بعد مدعوئین کو چائے پیش کی گئی۔ (وکالت وقف نو)

ولادت

مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب ناصر آباد شیخوپورہ حال دارالعلوم جنوبی ربوہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 3 دسمبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام ''امتہ الاعلیٰ'' عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ناصر آباد شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر قاسم علی صاحب دارالعلوم جنوبی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین دنیا کی حسنات سے نوازے اور بچی خادم دین بناوے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	13 جنوری	زوال آفتاب :	12-17
سوموار	13 جنوری	غروب آفتاب :	5-27
منگل	14 جنوری	طلوع فجر :	5-41
منگل	14 جنوری	طلوع آفتاب :	7-07

جنگ نہیں چاہتے' لیکن تیار ہیں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ہمیں بھارت کی جانب سے جنگ کی دھمکیوں پر جذباتی نہیں ہونا چاہئے' ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن اس کے لئے تیار ہیں- وہ بھارتی وزیر دفاع فرنینڈس کے غیر ذمہ دارانہ بیانات کو اہمیت نہیں دیتے- انہوں نے کہا کہ وہ کشمیر کے لئے مسلم ملکوں کی حمایت سے مطمئن نہیں ہیں- پاکستان کے نیوکلیئر کنٹرول درکمانڈ نظام کے باعث نیوکلیئر بٹن کسی ایک فرد کے پاس نہیں ہے- پاکستان میزائلوں کے ساتھ ایٹمی ہتھیار نہیں لگا رہا- انہوں نے کہا صدر اور وزیر اعظم ایٹمی ہتھیاروں اور دیگر اہم اثاثوں کے بارے میں ذمہ دار ہیں- پاکستان نے کسی بھی بین الاقوامی معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی- انہوں نے دوبارہ ان رپورٹوں کی تردید کی کہ پاکستان نے شمالی کوریا کو ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم کی-

پاکستان امریکہ کے ساتھ روابط کو اہمیت دیتا ہے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان امریکہ کے ساتھ اپنے دیرینہ روابط کو بہت اہمیت دیتا ہے- دونوں ملکوں کی قیادت اس امر پر یقین رکھتی ہے کہ باہمی تعلقات واقعات سے منسلک ہونے کی بجائے وسیع البنیاد اور دیرپا ہونے چاہئیں- دونوں ممالک بہت سے علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر مذاکرات کر سکتے ہیں- انہوں نے یہ باتیں اسلام آباد میں ایک سمپوزیم کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں-

رجسٹریشن قوانین پریشان کن ہیں امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے پاکستانی ہم منصب خورشید قصوری کو ٹیلی فون کیا ہے- نصف گھنٹے تک جاری رہنے والی بات چیت میں دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ تعلقات پر تبادلہ خیال کیا گیا- وزیر خارجہ محمود قصوری نے کہا کہ امریکہ کے رجسٹریشن قوانین پریشان کن ہیں جس کے جواب میں امریکی وزیر خارجہ نے ان کو یقین دہانی کرائی کہ وہ اس مسئلے پر امریکی اٹارنی جنرل جان ایش کرافٹ سے بات کرینگے- امریکی وزیر خارجہ نے خورشید محمود قصوری سے آئندہ دورہ امریکہ پر بھی تبادلہ خیال کیا-

کشمیر اب عالمی ایجنڈے میں اہمیت اختیار کر چکا ہے امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے رہنما اپنے پرجوش بیانات کی شدت کم کریں کشمیر اب عالمی ایجنڈے میں بہت اہمیت اختیار کر چکا ہے- پاکستان اور بھارت نے اپنے تنازع کو پرامن اور سیاسی طور پر حل کرنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے جنوبی ایشیا کے ممالک کے تنازعات طے کرنے کیلئے امریکہ مداخلت یا ثالثی کرنا نہیں چاہتا- لیکن ان کو مذاکرات کی میز پر لانے کے لئے اپنے تعلقات کو استعمال کرنا چاہتا ہے- جنوبی ایشیا میں خوشحالی اور جمہوریت کی تلاش جنگ کے خطرات کے باعث متاثر ہو رہی ہے-

پاسپورٹ کی ضبطی بھارت کی بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے حکومت پاکستان نے کل جماعتی حریت کانفرنس کے رہنماؤں کے پاسپورٹ ضبط کرنے اور انہیں بیرون ملک سفر سے روکنے کے بھارتی فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ عالمی برادری اس واقعہ کا نوٹس لے- حریت کانفرنس نے کہا ہے کہ حریت رہنماؤں کے پاسپورٹ کی ضبطی بھارت کی بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے- پاکستانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ حریت قیادت کو ہراساں کرنے کا بھارتی حکومت کا یہ تازہ اقدام مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کو سختی سے دبانے کی بھارت کی ظالمانہ کارروائی کا اظہار ہے-

شمالی کوریا این پی ٹی سے علیحدہ ہو گیا شمالی کوریا نے ایٹمی ہتھیاروں پر کنٹرول کے بین الاقوامی سمجھوتے این پی ٹی سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا ہے- شمالی کوریا کے اس فیصلے سے پوری دنیا میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے امریکہ' جنوبی کوریا' جاپان' چین' برطانیہ' فرانس' فلپائن اور دیگر ممالک نے بھی شمالی کوریا کے اس فیصلے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے-

ضمنی الیکشن' سرکاری افسروں کے تبادلوں پر بھی پابندی چیف الیکشن کمشنر نے ضمنی انتخابات تک متعلقہ حلقوں میں سرکاری افسران کے تبادلوں پر پابندی عائد کر دی ہے- چیف الیکشن کمشنر نے ایک حکم جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات کو منصفانہ اور آزادانہ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ متعلقہ حلقوں میں سرکاری افسروں کے تبادلوں پر پابندی عائد کر دی جائے- اس ضمن میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ الیکشن کمیشن کی ہدایت پر عملدرآمد کریں-

امریکہ تنہا رہ جائے گا برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے امریکی صدر جارج بش کو خبردار کیا ہے کہ وہ عراق پر ممکنہ حملے کے بارے میں عالمی برادری کے خدشات اور تشویش پر کان دھریں بصورت دیگر وہ دنیا میں تنہا ہو جانے کا رسک مول لیں گے- انہوں نے اپنی فارن پالیسی تقریر میں اس ممکنہ جنگ کے بارے میں اپنے خدشات کا اظہار کیا-

ایک کروڑ 83 لاکھ شناختی کارڈ جاری ہو چکے ہیں نیشنل ڈیٹا بیس رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) اب تک ایک کروڑ 83 لاکھ (18.3 ملین) نئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کر چکی ہے- جبکہ ٹوٹل تین کروڑ 2 لاکھ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کے حصول کے لئے فارم جمع کرائے گئے ہیں- اس کے علاوہ 45 لاکھ شناختی کارڈ پرنٹ ہونے کے بعد تقسیم کے مراحل میں ہیں- اس طرح کل طبع ہونے والے شناختی کارڈز کی تعداد سوا دو کروڑ سے زائد ہو چکی ہے- یہ بات نادرا کے چیئرمین سلیم احمد معین نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتائی- انہوں نے کہا 2002-2003ء میں 120 فوری رجسٹریشن سنٹرز مقرر قائم کئے گئے- جن میں سے 31 کام کر رہے ہیں 33 سنٹرز 30 جنوری تک کام کرینگے- ان کے علاوہ 14 سینٹرز فروری کے اختتام تک شروع ہو جائیں گے- جنہوں نے بہت عرصہ پہلے فارمز جمع کرائے تھے اور اب تک کارڈ موصول نہیں ہوئے ان کے کیسز بغیر کسی فیس کے حل کئے جا رہے ہیں-

امریکہ کو مایوسی ہوئی ہے امریکی وزارت خارجہ نے بھارت کی طرف سے اگنی میزائل کے تجربے پر مایوسی کا اظہار کیا ہے- ترجمان رچرڈ باؤچر نے کہا ہے کہ ایسے واقعات پر امریکہ کو مایوسی ہوئی ہے- انہوں نے کہا کہ اس تجربے سے پہلے بھارت کو چاہئے تھا کہ وہ اس کا باقاعدہ اعلان کرتا- امریکہ پاکستان اور بھارت دونوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے تجربات سے پرہیز کریں اور مذاکرات کی راہ اختیار کریں-